کے ذریعہ مسلمانانِ میرپورخاص کی شدید دل آزاری کی اور اس طرح فرقہ وارانہ تنازعات پیدا کرکے حکومت وقت کو جوکہ نظام مصطفیٰ کے قیام کی کوششیں کررہی ہے۔ کی راہ میں نئے مسائل پیدا کرنے کی ناکام کوشش کی۔

علماء کرام نے بڑے صبر و تحمل کے ساتھ عوام الناس کے جذبات پر قابو پایا اور امن وامان قائم رکھا۔ ہم پاکستان سنی تنظیم میرپورخاص حکومت کے ان کارندوں کی شدید مذمت کرتے ہیں جنہوں نے اہل تشیع کو تقریباً پچیس ۲۵ سال بعد پہلی مرتبہ لاوڈ اسپیکر استعمال کرنے کی اجازت دی جس کے نتیجے میں مسلمانانِ میرپورخاص کی سخت دل آزاری ہوئی۔ لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ مسلمانانِ میرپورخاص کی دل آزاری وفرقہ وارانہ فساد برپا کرنے والی تقاریر کرنے والوں اور غیر قانونی لاوڈ اسپیکر کی اجازت دینے والوں کے خلاف فوری قانونی کاروائی کی جاسکے۔ (مولانا فیض اللہ میرپورخاص سندھ)

صحیح اور برمحل گرفت | خان غازی کابلی دہلی کے مضمون حکیم عبدالسلام ہزاروی اگست ۱۹۸۰ء کی اشاعت سے مجھے دکھ ہوا، ہندوانہ ناموں کی بھرمار مسلم بزرگوں سے وابستہ مقامات کا ذکر کافروں کے حوالہ سے مثلاً شاہ ولی قندہاری سے منسوب حسن ابدال کو پنجہ صاحب لکھنا وغیرہ ایک کافر ہندو کو شہیدؒ کے نام سے یاد کرنا اور مفتی عبدالرحیم مرحوم کو کمیونسٹ جب ہندوستان سے اس وقت کے مجاہدین آزادی نے افغانستان کو اپنا مستقر بنایا تو آپ کے غازی صاحب نے عین اس وقت افغانستان سے بھاگ کر ہندو کی لنگوٹی میں پناہ لی۔ (آغا عبدالغفور خواجہ گلاس حسن ابدال)

• خان غازی کابلی کے بعض الفاظ کا غیر اطمینان بخش ہیں مثلاً مفتی سرحد مولانا عبدالرحیم پوپلزئی کو کمیونسٹ کہنا ۱۹۶۷ء کے ترجمان اسلام میں احمد حسین کمال اور دیوان سنگھ مفتون کے بعض مضامین حسرت موہانی وغیرہ جیسے اکابر کو نیشنلسٹ اور کمیونسٹ کے القاب سے نوازا گیا تھا جس کی بعد میں توجیہات کی جانے لگیں۔

(مولانا عزیز الرحمان۔ دارالعلوم اسلامیہ لکی مروت)

• غازی صاحب کی یہ غلطی ناقابلِ برداشت ہے کہ ہری کشن کو جنگ آزادی میں قتل ہوجانے کی وجہ سے شہید کہا گیا۔ (مولانا سعدالدین مردان)

الحق:— اس مضمون کے ایسے ہی بعض مندرجات سے ہمیں بھی دکھ ہوا ہے۔ بعض وقت کسی مقالہ نگار کے مضمون میں از خود کانٹ چھانٹ اور حذف و ترمیم کی بجائے اسے قارئین پر چھوڑ دینا زیادہ مفید ہوتا ہے کہ بحث اور نقد ونظر سے کسی بھی معاملہ کی تنقیح ہوجاتی ہے۔ الحق کے یہ چند صفحات ایسے ہی نقد اور تعاقبی مراسلات کے لئے رکھے گئے ہیں۔

مفتی محمود صاحبؒ | مفتی صاحب تو ہمیشہ دل میں نقش رہیں گے۔ میں نہ صحافی ہوں نہ ادیب لیکن اپنے احساسات ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ کچھ خاص باتیں نہیں مگر میرے دل کا غبار کچھ ٹھنڈا ہوجائے گا۔ اگرچہ مرحوم سے تعلق کو عرصہ گزرا